اٰیاتها ۱۹ سُوْرَةُ الاَعْلٰی مَکِّیَّةٌ ۸۷ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۝۳ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝۴ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝۵ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنْسٰۤى ۝۶ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ۝۷ وَنُیَسِّرُكَ
لِلْیُسْرٰى ۝۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۝۱۰ وَ
یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ
لَا یَحْیٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝۱۶ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِی
الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹

''(اے حبیب!) آپ پاکی بیان کریں اپنے رب کے نام کی جو سب سے برتر ہے۔ جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا پھر (ظاہری اور باطنی قوتیں دے کر) درست کیا۔ اور جس نے (ہر چیز کا) اندازہ مقرر کیا۔ پھر اسے راہ دکھائی۔ اور جس نے زمین سے چارا نکالا۔ پھر اسے بنا دیا کوڑا سیاہی مائل۔ ہم خود آپ کو پڑھائیں گے پس آپ (اسے) نہ بھولیں گے۔ بجز اس کے جو اللہ چاہے۔ بے شک وہ جانتا ہے ظاہر کو اور جو چھپی ہوتی ہے۔ اور ہم سہل بنا دیں گے آپ کے لیے اس آسان (شریعت) پر عمل۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیے اگر نصیحت فائدہ مند ہو۔ سمجھ جائے گا جس کے دل میں (خدا کا) خوف ہوگا۔ اور دور رہے گا اس سے بدبخت۔ جو (بالآخر) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر نہ وہ وہاں مرے گا اور نہ جیے گا۔ بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ البتہ تم لوگ دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر ہے اس سے اور باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ (سب کچھ) اگلے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں''۔

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ سَبِّحِ

Marfat.com

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور امام بخاری رحمہم اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سب سے اول ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ یہ دونوں ہمیں قرآن کریم پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ پھر بیسویں نمبر پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور پھر ان کے بعد حضور نبی کریم ﷺ قدم رنجہ فرما ہوئے۔ اور میں نے اہل مدینہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس سے بڑھ کر کسی شے سے خوشی کا اظہار کیا ہو، یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا وہ کہہ رہے تھے: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں: "هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ جَاءَ" اور آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور اس جیسی کچھ سورتیں پڑھ چکا تھا۔(2)

امام احمد، بزار اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پسند فرماتے تھے۔(3)

ابو عبید نے حضرت تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں افضل المسبحات بھول گیا ہوں۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: شاید وہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ عیدین اور یوم جمعہ کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ:1) پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر عید جمعہ کے دن آجاتی تو پھر دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو عتبہ خولانی سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ:1) پڑھتے تھے۔(5)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ:1) پڑھتے تھے۔(6)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور، جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 303 (4840)، دار الفکر بیروت
3۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 96، دار صادر بیروت
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما قرأ فی صلوۃ الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 471 (5452)
5۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 472 (5455)
6۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب القرآءۃ فی صلوۃ العیدین، جلد 2، صفحہ 122 (1283)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

امام احمد، ابن ماجہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ:1) کی قرأت فرماتے تھے۔(1)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نمازوں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ:1) پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے تھے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے (پڑھی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جان لیا ہے کہ تم میں سے کسی نے اس کے ذریعے مجھے فکر وسوچ میں مبتلا کر دیا ہے۔(3)

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون:1) کی قرأت کرتے تھے۔(4)

امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ سَبِّحِ اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون:1) اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص:1) اور معوذتین پڑھتے تھے۔(5)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی معظم ﷺ نماز وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون:1) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص:1) پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی۔ تو وہاں سے انصار کا ایک غلام گزرا۔ وہ اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز طویل کر دی۔ جب اس غلام نے یہ دیکھا تو نماز چھوڑ دی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چلا گیا۔ پھر اس نے یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو آزمائش میں ڈالتا ہے؟ کیا تم میں سے کوئی مغرب کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا (شمس:1) جیسی سورتیں نہیں پڑھے گا؟(6)

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب القراءۃ فی صلوٰۃ العیدین، جلد 2، صفحہ 122 (1283)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 312 (3569)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 313 (3582)

4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 282 (3016)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 566 (3921)

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما یقرأ بہ فی المغرب، جلد 1، صفحہ 315 (3606)

Marfat.com

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی اور ان پر نماز طویل کر دی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا (نماز میں) وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا (شمس:1) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى (لیل:1) اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ (العلق:1) پڑھا کرو۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہم اپنے سجد میں کیا کہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى نازل فرمائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: کہ ہم اپنے سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہیں۔

امام ابن سعد نے حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرمی بن عامر کا وفد حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو قرآن مجید میں سے کوئی شے پڑھتا ہے؟ تو اس نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى، فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى "پڑھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس میں قطعاً اضافہ اور زیادتی نہ کر۔ کیونکہ یہ بذات خود شافی اور کافی ہے۔

امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ (الواقعہ:74) تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم اسے اپنے رکوع میں رکھ لو (یعنی اپنے رکوع میں یہ پڑھا کرو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى نازل ہوئی، تو فرمایا: اسے اپنے سجود میں رکھ لو (یعنی اپنے سجود میں کہا کرو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔(2)

امام احمد، ابوداؤد، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے تو کہتے۔ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "(3)

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے تو فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب تو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھے تو یہ کہا کر: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے المصاحف میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی اور کہا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى حالانکہ وہ نماز میں تھے۔ تو آپ سے عرض کی گئی کیا آپ قرآن میں اضافہ کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ بے شک ہمیں اس کا حکم دیا گیا

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب القراءۃ فی صلوٰۃ العشاء، جلد 1، صفحہ 453 (836)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب التسبیح فی الرکوع، جلد 1، صفحہ 479 (887)

3۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 232، دار صادر بیروت 4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 418 (3578)، دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

ہے۔لہٰذا میں نے یہ کہا ہے۔(1)

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نماز جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی۔تو کہا۔" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "(2)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے سنا تو انہوں نے کہا" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "اور فرمایا: اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی اور کہا۔" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "جب کہ وہ نماز کی حالت میں تھے۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اسی طرح پڑھتے تھے اور کہتے تھے: جو کوئی اسے پڑھے تو اسے چاہیے کہ یہ کہے:" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ذکر کیا گیا ہے جب حضور نبی کریم ﷺ یہ پڑھتے تھے تو کہتے" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے تھے تو کہتے:" سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى "(5)

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى کے تحت فرمایا: اس نے انسان کو شقاوت اور سعادت کی راہ دکھائی اور چوپاؤں کو ان کی چراگاہوں کی راہ دکھائی۔(6)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى میں الْمَرْعٰى سے مراد نباتات اور چارہ ہے یعنی وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً کا معنی ہے۔پھر اس ٹوٹی ہوئی خشک گھاس بنا دیا۔اَحْوٰى جس کی رنگت متغیر اور بدلی ہوئی ہو۔(7)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى کے تحت فرمایا کہ غُثَآءً سے مراد پرانی بوسیدہ شے ہے۔اَحْوٰى فرمایا: زرد، سبز اور سفید رنگ ہوتا ہے پھر وہ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان اذا قرأ، جلد 2، صفحہ 247 (8641)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً، (8640)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 184، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب القراءۃ، جلد 2، صفحہ 248 (8642)
5۔ ایضاً (8647)
6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 185
7۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 186

Marfat.com

خشک ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ سبزی کے بعد خشک ہو جاتا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی کا مفہوم ہے پھر اسے سیلاب کے بہائے ہوئے (کوڑے) کی طرح بنا دیا۔ سیاہی مائل یعنی اَحْوٰی سے مراد سیاہ رنگ ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى کے تحت فرمایا: کہ آپ ﷺ بھول جانے کے ڈر سے دل میں قرآن کریم یاد کرتے تھے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے تو ابھی تک حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی سے فارغ نہ ہوتے کہ آپ وحی کے بوجھ سے دب جاتے اور آپ ﷺ اس خوف سے اسے شروع سے پڑھنے لگتے کہ وہ آپ کے دل کو ڈھانپ لے گی اور آپ کو بھول جائے گی۔ تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھولنے کے خوف سے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ قرآن کریم کی کئی آیات بھولے جو حلال و حرام سے متعلق نہیں۔ پھر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے کہا: کہ آپ سے قبل کسی نبی پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ اسے بھول گیا اور کچھ اٹھا لیا گیا۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (تورات کے) تیرہ اجزا نازل ہوئے۔ جب اس نے تختیاں (الواح) پھینکی تو وہ ٹوٹ گئیں وہ زمرد کی تھیں۔ پس ان میں سے چار اجزاء ختم ہو گئے اور نو باقی رہے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم اس خوف سے قرآن کریم یاد کرتے تھے کہ وہ آپ کو بھول جائے گا۔ تو آپ کو کہا گیا اس بارے میں ہم آپ کے لیے کافی ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی: سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔(2)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یعنی ہم خود آپ کو پڑھائیں گے۔ پس آپ اسے نہ بھولیں گے بجز اس کے جو میں نے چاہا۔ پس وہ میں آپ کو بھلا دوں گا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی شے نہیں بھولیں گے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى فرمایا: اس میں وَمَا يَخْفٰى سے مراد وسوسہ ہے۔ یعنی بے شک وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور وسوسہ کو بھی۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى کے تحت

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 418 (3576)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 567 (3924)، دارالکتب العلمیہ بیروت 3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 418 (3577)

Marfat.com

یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو آپ دل میں چھپائے ہوئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى کا مفہوم ہے ہم آپ کے لیے خیر اور نیکی کو آسان بنا دیں گے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ قسم بخدا! جو بندہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرا اس نے اس کا ذکر کیا اور جو بندہ اس ذکر سے بے رغبتی کے سبب اور ذکر اور اہل ذکر سے بغض رکھنے کے سبب دور ہٹتا ہے وہ اشقیاء (بد بخت لوگوں) میں سے ایک شقی ہے۔(1)

امام بزار اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد ربانی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى کے تحت فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دی اور انداد (شرکاء یعنی وہ جنہیں الوہیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک جانا جائے) کو چھوڑ دیا اور یہ شہادت دی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى فرمایا: مراد پانچ نمازیں ہیں، ان پر دوام اختیار کرنا ہے اور انہیں اپنے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا ہے (یعنی اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور پانچ وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ہمیشہ ادا کیں)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى فرمایا: بے شک اس نے فلاح پائی جس نے شرک سے اپنے آپ کو پاک کیا۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا رہا۔ فَصَلّٰى اور پانچ نمازیں پڑھتا رہا۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے الحلیہ میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى بے شک وہ فلاں پا گیا جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔(3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى فرمایا: جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا (وہ فلاح پا گیا)۔

عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جو ایمان لے آیا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے کثرت سے استغفار کیا۔(4)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ بے شک وہ عمل صالح کے سبب فلاح پا گیا۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 189، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 190-91
3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 190
4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 419 (3579)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، جلد 7، صفحہ 288، دار الفکر بیروت

Marfat.com

امام بزار، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم نے الکنی میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عید کی نماز ادا کرنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور ایک روایت کے الفاظ میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سے صدقہ الفطر کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى اور فرمایا یہی صدقۃ الفطر ہے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى پھر آپ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقہ فطر تقسیم کرتے تھے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے صدقہ ادا کیا۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى فرمایا: اور عید کی طرف نکلا اور نماز ادا کی۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں مراد صدقہ الفطر ہے۔ یعنی بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے صدقۃ الفطر ادا کیا۔(1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (عیدگاہ کی طرف) جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرتے تھے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت نافع رحمہ اللہ اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ یہ مذکورہ آیت عید کی نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرنے کے بارے میں نازل کی گئی۔(2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد عید الفطر کے دن نماز سے پہلے عیدگاہ میں گندم ڈالنا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی یعنی تو صدقہ فطر ادا کرے اور پھر تو نماز پڑھے۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوخلدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ابو العالیہ کے پاس داخل ہوا۔ تو انہوں نے مجھے کہا جب تو صبح عیدگاہ کی طرف جائے تو میرے پاس سے گزرنا۔ ابوخلدہ نے کہا: میں ان کے پاس سے گزرا۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم نے کوئی شے کھائی ہے۔ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر انہوں نے کہا: مجھے بتاؤ تم نے اپنے صدقہ فطر کا کیا کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے وہ بھیج دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اسی لیے تمہیں طلب کیا۔ پھر

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 419 (3579)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، ابواب زکوۃ الفطر، جلد 4، صفحہ 159 (مفہوم)، دارالفکر بیروت

3۔ مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، جلد 7، صفحہ 288 (1148)، دارالفکر بیروت

4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 4، صفحہ 159

Marfat.com

انہوں نے یہ آیت پڑھی: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور فرمایا: بے شک اہل مدینہ تو کسی بھی صدقہ کو صدقہ فطر اور پانی پلانے سے افضل نہیں دیکھتے۔(1)

ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا پھر (عیدگاہ کی طرف) نکلا اور صدقہ ادا کرنے کے بعد نماز پڑھی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عید الفطر کے دن اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ پہلے ادا کرے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کا اس ارشاد ربانی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى کے بارے کیا خیال ہے کیا یہ صدقہ فطر کے لیے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے بارے نہیں سنا۔ بلکہ یہ ہر قسم کی زکوٰۃ کے لیے ہے۔ پھر میں نے اس کے بارے آپ کی طرف رجوع کیا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا: یہ تمام صدقات کے لیے ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے خالق کو اپنے مال سے راضی کیا۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے مال کو پاک کیا اور اپنے اخلاق کو پاک کیا۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی پر رحم فرمایا جس نے صدقہ کیا اور پھر نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى الآیہ۔ اور ابن ابی شیبہ کے الفاظ ہیں جو اپنی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کی استطاعت رکھے۔ تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور پھر مذکورہ آیت ذکر کی۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر کوئی کسی قسم کا صدقہ کرے تو وہ دو رکعتیں پڑھے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى الآیہ۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 190، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزکاۃ، جلد 2، صفحہ 352 (9825)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 190 (ملخوم)

Marfat.com

مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے ارادہ سے نکلے تو اس پر کوئی شے صدقہ کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔(1)

ابن ابی شیبہ نے ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے تھوڑا سا مال دیا۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس طرح قرأت کرتے تھے: بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔

امام ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عرفجہ ثقفی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا تو انہوں نے قرأت چھوڑ دی اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے۔ پس ساری قوم خاموش ہوگئی۔ تو پھر فرمایا: ہم نے دنیا کو ترجیح دی ہے کیونکہ ہم نے اس کی نیت، اس کی عورتوں اور اس کے طعام و شراب کو دیکھا ہے اور آخرت ہم سے پوشیدہ اور مخفی ہے۔ لہٰذا ہم نے اس عاجل (یعنی دنیا) کو اختیار کر لیا ہے۔ اور آجل (یعنی آخرت) کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا: الفاظ اس طرح ہیں: بَلْ يُؤْثِرُوْنَ یعنی یہ لفظ یاء کے ساتھ ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ لوگوں نے اس جلدی ملنے والی (دنیا) کو اختیار کر لیا ہے۔ بجز ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ حالانکہ آخرت بھلائی میں وَّاَبْقٰى اور باقی رہنے میں (اس سے کہیں بہتر ہے)(4)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں مراد یہ امت ہے بے شک تم دنیوی زندگی کو ترجیح دو گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے روکتا ہے جب تک وہ اپنے دنیوی معاملات کو اپنے دین پر ترجیح نہ دیں اور جب وہ اپنی دنیا کے معاملات کو ترجیح دینے لگیں اور پھر کہیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تو اسے ان پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے جھوٹ بولا ہے۔(5)

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو بھی لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ کی شہادت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا جب تک کہ وہ اس کے ساتھ کسی غیر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 190، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزکاۃ، جلد 2، صفحہ 352 (9819)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 192 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 92-191
5۔ شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، جلد 7، صفحہ 337 (10497)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

کو شریک نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد تین بار فرمایا۔ دور سے آنے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی شے کوئی اس کے ساتھ شریک کرسکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت اور دنیا کو اس کا ترجیح دینا۔ دنیا کے لیے جمع ہونا، دنیا کے ساتھ راضی اور خوش ہونا اور ظلم اور جبر کرنے والوں کا عمل کرنا۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی، اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا۔ پس تم باقی رہنے والی کو فناہ ہونے والی پر ترجیح دو۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کے لیے کوئی مال نہیں اور اسے وہی جمع کرتا ہے جس کی عقل نہ ہو۔(3)

امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان تک خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جل ثناء نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ مبغوض ہو اور بے شک جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔(4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔(5)

امام بزار، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ سب حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحائف میں ہے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف سے لکھی گئی ہے۔ اور حضرت سعید کے الفاظ ہیں: یہ سورت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحف میں ہے اور ابن مردویہ کے الفاظ ہیں کہ یہ سورت اور یہ ارشاد وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ﴿۳۷﴾ (النجم: 37) تا آخر سورت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف میں سے ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ سورت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحائف میں اسی طرح ہے جیسے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

1۔ شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، جلد 7، صفحہ 338 (10499)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 412، دارصادر بیروت

3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 71

4۔ شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، جلد 7، صفحہ 338 (10500)

5۔ ایضاً (10501)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کی تفسیر میں وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس سورت کا قصہ پہلے صحف میں ہے۔(1)

امام عبدالرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتب میں تسلسل کے ساتھ یہ موجود ہے جیسا کہ تم سنتے ہو کہ بے شک آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ سابقہ صحف میں یہ موجود ہے: بے شک آخرت دنیا سے بہتر ہے۔(3)

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک یہ آیات پہلے صحف میں ہیں۔(4)

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں میں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل فرمائے۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحائف اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحائف نازل فرمائے۔ اور (علاوہ ازیں) اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کتب نازل فرمائیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحف کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان تمام میں اس طرح ہے کہ اے جابر، غالب، آزمائش میں مبتلا کرنے والے اور مغرور بادشاہ! میں نے تجھے نہیں بھیجا کہ تو دنیا کو ایک دوسرے پر جمع کرتا رہے۔ بلکہ تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو مظلوم کی دعا کو مجھ سے واپس لوٹائے۔ کیونکہ میں اسے رد نہیں کرتا اگرچہ وہ کافر کی طرف سے ہو۔ اور عاقل پر لازم ہے جب تک اس کی عقل مغلوب نہ ہو۔ اس کے لیے تین ساعتیں ہوں (یعنی اس کا وقت تین حصوں میں منقسم ہو)۔ ایک ساعت میں وہ اپنے رب کی مناجات کرتا ہو۔ اور ایک ساعت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو اور جو کچھ اس نے عمل کیا اس میں غور و فکر کرتا ہو۔ اور ایک ساعت اس کی حلال حاجات کے لیے خالی ہو۔ کیونکہ یہ ساعت ان پہلی ساعتوں کے لیے معاون ہوگی، دلوں کو اطمینان پہنچائے گی اور ان کو (غفلت سے) خالی اور فارغ رکھے گی۔ اور صاحب عقل پر لازم ہے کہ وہ آنے والے وقت میں پیش آنے والے کاموں پر نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت رکھے۔ کیونکہ جو اپنے عمل سے اپنی کلام کا محاسبہ کرتا ہے۔ اس کی گفتگو کم ہو جاتی ہے بجز ایسے امور کا جو با مقصد اور نفع بخش ہوتے ہیں۔ اور صاحب عقل پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تلاش کرے۔ ذریعہ معاش، توشہ آخرت اور غیر محرم میں تلذذ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ صحف موسیٰ علیہ السلام کیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 192، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 193
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 192

Marfat.com

ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ تمام کے تمام عبرت ہیں۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کو الٹتی رہتی ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ مطمئن رہتا ہے اور اس کے لیے جو تقدیر کا یقین رکھتا ہے پھر تھکتا رہتا ہے اور اس کے لیے تعجب ہے جو حساب کا یقین رکھتا ہے پھر وہ عمل نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا اس میں سے آپ پر بھی کوئی شے نازل ہوئی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحف میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! ہاں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے معجم میں حضرت عبدالرحمن بن ابی شبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی چیزوں کے بارے میں آپ سے کچھ دریافت کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وتر کتنی رکعتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تین رکعتیں۔ ان میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (الاعلیٰ:1)۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون:1) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص:1) پڑھی جاتی ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون:1) کی قرأت فرمائی۔(1)

1۔ مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 298 (2705)، دارالفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com